مسلم دنیا کے بڑھتے ہوئے مسائل اور اجتہاد کی ضرورت وافادیت

The increasing challenges in the Muslim world And the necessity and effectiveness of Ijtihad

Muhammad Wasi-ul-Akhlaq
M.Phil Scholar Faculty of Usooluddin,
International Islamic University Islamabad (IIUI)
Email: drmfareedsaeedi@gmail.com
Hafiz Muhammad Kashif
PhD Scholar Department of Usooluddin, University of Karachi
Email: 786kashif2015@gmail.com
Muhammad Noor
PhD Scholar, NCBA&E Sub campus Multan
Email: mnoorsaeedi786@gmail.com

Abstract

The Muslim world today is facing numerous complex issues, including political instability, economic distress, social injustice, and moral decay, which require diligence to address effectively. Etihad, the process of deriving rulings from the Quran and Sunnah, is essential for tackling these challenges. It not only guides scholars in addressing contemporary issues but also enables them to present the teachings of Islam in the context of the modern world. There are two contrasting views within the Muslim community regarding the contemporary relevance of Ijtihad. One group advocates for facilitating Ijtihad to present solutions to present-day issues according to contemporary demands, asserting that Ijtihad is the right of every Muslim. On the other hand, some argue that Ijtihad should be limited to qualified scholars, and ordinary Muslims should follow their guidance.

It cannot be denied that:

- Ijtihad is a necessary process that needs to be promoted in the Muslim world.
- Through Ijtihad, solutions to political instability, economic distress, social injustice, and moral decay in the Muslim world can be found.
- Ijtihad can serve as a means of unity and consensus in the Muslim world.
- Ijtihad can be beneficial in eliminating sectarianism, dissemination, and discord.
- The Ijtihad of scholars can help Muslims face new challenges.
- Numerous institutions in Pakistan, including the Council of Islamic Ideology, Ittehad-e-Tanzeemat-Madaris Pakistan, Shari'ah academy and Dawah Academy of International Islamic University Islamabad, are capable of contributing significantly to this endeavor.

Keywords: Ijtihad, Quran, Sunnah, Contemporary issues, Council of Islamic Ideology

لفظ "اجتہاد" کی لغوی تحقیق

"اجتہاد" عربی زبان کا باب افتعال کا مصدر ہے اور ج،ہ،د سے مشتق ہے۔ان تین حروف سے مشتق الفاظ میں مبالغہ،شدت،طاقت،مشقت،کوشش اور Effort[1] کا معنیٰ پایا جاتا ہے

جَهد[2]،جُهد[3]،جهاد[4]،جُهود[5]،مجتهد[6]،مُجاهَدة[7] اوراجتهادات[8] وغیرہ اسی سے مشتق ہیں۔

((جهَد)) ثلاثی مجر د کے بابفتح یفتح سے ہو تو اس کا معنیٰ ہوتا ہے:کسی امر میں اپنی مکمل کوشش صرف کرنا۔مثلاً عرب کہتے ہیں:

جَهَدَ فِي الْأَمْرِ جَهْدًا

ترجمہ: اس نے فلاں معاملہ میں پوری کوشش کی۔

جب کوئی سواری پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈال دے تو کہا جاتا ہے:

جَهَدْتُ الدَّابَّةَ وَأَجْهَدْتُهَا

ترجمہ: میں نے جانور پر اس کی وسعت سے زیادہ بوجھ لاد دیا۔

یوں ہی جب دودھ میں پانی ملا کر اسے مکھن نکلنے تک خوب ہلایا جائے تو کہتے ہیں:

وَجَهَدْتُ اللَّبَنَ جَهْدًا مَزَجْتُهُ بِالْمَاءِ وَمَخَضْتُهُ حَتَّى اسْتَخْرَجْتُ زُبْدَهُ فَصَارَ حُلْوًا لَذِيذًا[9]

ترجمہ: میں نے دودھ میں پانی ملا کر اسے مکھن نکلنے تک خوب ہلایا حتیٰ کہ میں نے اس سے میٹھا لذیذ مکھن نکال لیا۔

((جهِد)) ثلاثی مجر د کے باب سمع یسمع سے مستعمل ہو تو اسکا معنیٰ ہوتا ہے: تنگی اور عسر۔عرب کہتے ہیں:

جهد الْعِيَال[10]

ترجمہ: اس کی زندگی تنگ ہو گئی اور معاملہ مشکل ہو گا۔

((جاهَد)) ثلاثی مزید فیہ مطلق بے ہمزۂ وصل کے باب(مفاعلة) سے اور ((اجتهد)) باب (افتعال) سے مستعمل ہو تو اس کا معنیٰ ہوتا ہے:معاملہ کو انتہاء تک پہنچانے کیلئے خوب طاقت لڑانا۔کہا جاتا ہے:

جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ جِهَادًا وَاجْتَهَدَ فِي الْأَمْرِ.[11]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیلئے اس نے خوب کوشش کی اور اس نے فلاں معاملہ میں اپنی طاقت صرف کی۔

((جَهْدُ)) بفتح الجیم کا معنیٰ ہوتا ہے:کسی امر میں اپنی مکمل کوششیں صرف کرنا اور غایتِ انتہاء کو پہنچ جانا۔مثلاً عرب کہتے ہیں:

جَهَدْتُ جَهْدي[12]

ترجمہ: میں نے اس معاملہ کی تکمیل کیلئے اپنی جانب سے مکمل کوشش کی۔

حدیث پاک کے الفاظ ہیں:

تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ[13]

ترجمہ: معاملہ کی مشکلات سے اللہ کی پناہ مانگو۔

((جُهْدُ)) بضم الجیم کا معنٰی ہوتا ہے: طاقت اور مشقت بروئے کار لانا۔ مثلاً حدیث شریف میں آتا ہے:

أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ: جُهْدُ الْمُقِلِّ[14]

ترجمہ: صحابی نے سوال کیا کہ کونسا صدقہ سب سے افضل ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تنگ دست شخص کا صدقہ کرنا۔

((الاجتهاد)) بذل المجهود في طلب المقصود من جهة الاستدلال[15]

ترجمہ: ادلۂ شرعیہ سے استدلال کے ذریعے مطلوبہ مسئلہ کا حکم اخذ کرنے کیلئے اپنی طاقت لگانا اجتہاد کہلاتا ہے۔

"اجتہاد" کا اصطلاحی مفہوم

علامہ ابو المظفر سمعانی (متوفّٰی: 489ھ) لکھتے ہیں:

هو استفراغ الوسع وبذل المجهود في طلب الحكم الشرعى.[16]

ترجمہ: اجتہاد کسی شرعی حکم کی تلاش میں بقدرِ وسعت اپنی کوشش اور طاقت صرف کرنے کو کہتے ہیں۔

مشہور معرّف علامہ سید شریف جرجانی (متوفّٰی: 816ھ) اپنی معرکۃ الآراء کتاب التعریفات میں رقم طراز ہیں کہ:

الاجتهاد: استفراغ الفقيه الوسع ليحصل له ظنٌّ بحكم شرعي.[17]

ترجمہ: فقیہ کا اپنی تمام تر کوشش بقدرِ وسعت خرچ کرنا تاکہ اسے حکم شرعی کا ادراک ہو جائے۔

اجتہاد کی تعریف ابن قیم الجوزی (متوفّٰی: 751ھ) یوں کرتے ہیں کہ:

الاجتهاد هو بذل الجهد في موافقة الأمر[18]

ترجمہ: اجتہاد کسی امر کی موافقت میں اپنی وسعت کے مطابق طاقت صرف کرنے کو کہتے ہیں۔

شیخ احمد حطیبہ کے نزدیک:

استفرغ الوسع وبذل الجهد في ذلك فوصل إلى شيء معين وقناعة معينة فحكم

بهذا الشيء.[19]

ترجمہ: کسی معین معاملہ کے حکم تک پہنچنے کیلئے اپنی توانائی صرف کرنا اجتہاد کہلاتا ہے۔

اجتہاد کی مشروعیّت

هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ[20]

ترجمہ: وہی ہے جس نے (ان) کفّار اہلِ تاب کو ان کے گھروں سے نکالا پہلی بار جلا وطن کرنے کے وقت، ان کے نکل جانے کا تمہیں گمان نہ تھا اور وہ اس گھمنڈ میں تھے کہ ان کے مضبوط قلعے انہیں اللہ سے بچا لیں گے تو اللہ کا حکم ان کے پاس آیا جہاں سے انہیں گمان بھی نہ تھا اور اللہ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں ویران کر رہے تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی، تو عبرت حاصل کرو اے ایمان والو۔[21]

اعتبار دراصل تفحص اور غور و فکر کا نام ہے۔ اسی عبرت حاصل کرنے سے ہی اسے اندازہ ہو گا کہ یہ وہ امور ہیں جو اللہ کی ناراضی کا سبب ہیں اور وہ ان امور سے احتراز کرے گا۔

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ[22]

ترجمہ: اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال (یہ) اس کیلئے (ہے) جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے اور جس کا بچہ ہے اسکے ذمہ ہے اُن کا کھانا اور ان کا پہننا **دستور کے** موافق۔[23]

ہر علاقے کا دستور الگ ہوتا ہے، یوں ہی ایک علاقے کا ایک وقت میں دستور اور ہوتا ہے جبکہ دوسرے وقت میں اور ہوتا ہے۔ پس ان کی تعیین میں اجتہاد کیا جائے گا۔

إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ.[24]

ترجمہ: جب حاکم کوئی فیصلہ کرنے میں اپنے اجتہاد سے کرے اور فیصلہ صحیح ہو تو اسے دوگنا اجر ملتا ہے اور جب کسی فیصلہ میں اجتہاد کرے اور غلطی کر جائے تو اسے ایک اجر ملتا ہے۔

عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ يَسْأَلُهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنِ: اقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ ، فَإِنْ

لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ ، وَإِنْ شِئْتَ فَتَأَخَّرْ ، وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ .[25]

ترجمہ: قاضی شریح سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف ایک مسئلہ کی بابت سوال کیلئے خط لکھا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (جواباً) لکھا: فیصلہ کرو اُس کے مطابق جو کتاب اللہ (قرآن) میں ہے، اور اگر وہ کتاب اللہ (قرآن) میں نہ ہو تو سنت رسول ﷺ کے مطابق، اور اگر وہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں بھی نہ ہو تو اُس کے مطابق فیصلہ کرو جو فیصلہ صالحین نے کیا تھا، اور اگر وہ کتاب اللہ، سنت رسول ﷺ اور صالحین کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو اگر تم چاہو تو آگے بڑھو اور اپنی عقل سے کام لے کر فیصلہ کرو، اور اگر چاہو تو پیچھے رہو (فیصلہ کرنے سے باز رہو) اور میں پیچھے رہنے کو ہی تمہارے حق میں بہتر سمجھتا ہوں۔ والسلام علیکم۔

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: كَيْفَ تَقْضِي؟" فَقَالَ: أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ ، قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ؟" قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ؟ " قَالَ: أَجْتَهِدُ رَأْيِي ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللهِ .[26]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ عنہ کو یمن (کا قاضی بنا کر) بھیجا تو پوچھا کہ تم کس طرح فیصلے کروگے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کے مطابق فیصلہ کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو؟ انہوں نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر اللہ کے رسول ﷺ کی سنت میں بھی نہ ہو؟ عرض کیا اپنی رائے سے (کتاب وسنت کے مطابق) اجتہاد کروں گا۔ آپ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے رسول کے قاصد کو یہ توفیق بخشی۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ ، فَذَكَرَ : كَيْفَ تَقْضِي إِنْ عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ ؟ قَالَ : أَقْضِي بِكِتَابِ اللهِ . قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ ؟ قَالَ : فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَإِنْ

لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ قَالَ : أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا آلُو . قَالَ : فَضَرَبَ صَدْرِي فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللهِ لِمَا يُرْضِي رَسُولَهُ .[27]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ عنہ کو جب یمن کی طرف (قاضی بنا کر) بھیجا تو ان سے فرمایا: اگر تمہاری طرف کوئی فیصلہ کیلئے مسئلہ آیا تو کس طرح فیصلے کرو گے؟ انہوں نے کہا: میں اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو؟ انہوں نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر اللہ کے رسول ﷺ کی سنت میں بھی نہ ہو؟ عرض کیا اپنی رائے سے (کتاب وسنت کے مطابق) اجتہاد کروں گا اور ذرہ برابر بھی کوتاہی نہیں کروں گا۔ (سیدنا معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پہ ہاتھ مارا اور فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے رسول کے قاصد کو یہ توفیق بخشی جو اللہ کے رسول ﷺ کو راضی اور خوش کرتی ہے۔

اجتہاد کی ضرورت واہمیت

حضور خاتم النبیین سیدنا محمد بن عبد اللہ ﷺ پر ہی آسمان سے وحی کے نزول کا سلسلہ مکمل ہو گیا۔ اب قیامت تک نہ تو کوئی نبی نہیں پیدا ہو گا اور نہ ہی کسی وحی کا نزول ہو گا۔ تاہم وقرآن وسنت میں نسلِ انسانی کی راہنمائی اور فوز وفلاح ہے۔ زمان ومکان میں تغیر وتبدل ہوتا رہتا ہے، انسان کو معاشرہ میں رونما ہونے والے تغیرات اور پیش آمدہ مسائل کے حکم شرع کو اخذ کرنے کیلئے قرآن وسنت کی روشنی میں عقل وقیاس کے ساتھ فیصلے کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے اور جن مسائل سے متعلق قرآن وسنت میں واضح راہنمائی موجود نہیں ہے، ان میں مقررہ اصولوں پر عمل کرتے ہوئے رائے اور اجتہاد کے ساتھ فیصلہ کرنے کا یہ عمل خیر القرون (نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام اور تابعین وتبع تابعین کے دور) میں بھی جاری تھا۔ ذخیرۂ احادیث میں ایسے کئی واقعات ملتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کو ایسا معاملہ پیش آیا کہ قرآن کریم کا کوئی واضح حکم سامنے نہیں تھا اور نبی کریم ﷺ تک فوری رسائی بھی مشکل تھی تو انہوں نے اپنی رائے سے ایک فیصلہ کر کے اس پر عمل کر لیا۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں معاملہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے کبھی بھی اس اختیار (اجتہاد واختیارِ رائے) کو باطل قرار نہیں دیا اور نہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس سے روکا، تاہم کسی صحابی کے اجتہاد کی توثیق کر کے اسے جائز قرار دے دیا اور کسی کی رائے کو خطا قرار دے دیا۔

مشہور حدیث پاک ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ : لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَدْرَكَ بَعْضَهُمُ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيقِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي ، لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذَلِكَ.

فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ .[28]

سیدناعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے دن فرمایا: کوئی شخص بنو قریظہ کے محلہ میں پہنچنے سے قبل نماز عصر نہ پڑھے۔جب عصر کا وقت آیا تو بعض صحابہ نے راستہ ہی میں نماز پڑھ لی اور بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا کہ ہم بنو قریظہ کے محلہ میں پہنچنے پر نماز عصر پڑھیں گے اور کچھ حضرات کا خیال یہ ہوا کہ ہمیں نماز پڑھ لینی چاہیے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا مقصد یہ نہیں تھا کہ نماز قضاء کر لیں۔پھر جب آپ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے کسی پر بھی ملامت نہیں فرمائی۔

پس معلوم ہوا کہ اجتہاد قرآن و سنت سے احکامات کے استنباط کرنے کو کہتے ہیں۔یہ ایک ایسا عمل ہے جو علماء کو نہ صرف معاصر مسائل کا مقابلہ کرنے کے لیے راہنمائی فراہم کرتا ہے بلکہ اس کی مدد سے علماء کرام قرآن و سنت کی تعلیمات کو جدید دنیا کے تناظر میں بھی پیش کر سکتے ہیں۔معاصر تقاضوں کے پیش نظر اجتہاد کی عصری تشکیل کے حوالہ سے امت میں دو آراء پائی جاتی ہیں۔ایک گروہ اجتہاد کا حامی ہے وہ امت مسلمہ کو درپیش مسائل کا حل معاصر تقاضوں کے مطابق پیش کرنے کیلئے اجتہاد کی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں اور ان کے نزدیک اجتہاد ہر مسلمان کا حق ہے جبکہ دوسری طرف اہم تحفظات کے پیش نظر کہا جاتا ہے کہ اجتہاد صرف ان لوگوں کے لیے جائز ہے جو اجتہاد کے اہل ہیں اور عام مسلمانوں کو علماء کی پیروی کرنی چاہیے۔بہر صورت مسلم دنیا آج بہت سے پیچیدہ مسائل کا سامنا کر رہی ہے۔جن میں سیاسی عدم استحکام، معاشی بدحالی، سماجی ناانصافی، اور اخلاقی انحطاط ودیگر شامل ہیں، جن سے بطریق احسن نمٹنے کیلئے قرآن و سنت کی روشنی میں راہنما اصولوں کو سامنے رکھ کر اجتہاد کی ضرورت ہے۔

آدابِ اجتہادوشرائطِ مجتہد

(1) مجتہد احکام شرعیہ سے متعلق کتاب اللہ کی آیات کو پہچانتا ہو۔

(2) احکام شرعیہ سے متعلق نبی کریم ﷺ کی سنن کو جانتا ہو۔

(3) نصوص کے عموم وخصوص، مجمل ومفسر کی، ناسخ ومنسوخ، تواتر وعدم تواتر، اتصال وانقطاع نیز رواۃ کے قوت وضعف کا ماہر ہو۔

(4) عربی زبان کے قواعد (صرف، نحو، معانی، بیان وبدیع) اچھی طرح معلوم ہوں تاکہ نصوص کے مفاہیم کے ادراک میں غلطی نہ کرے۔

(5) اقوالِ صحابہ پر اچھی گرفت ہو تا کہ کسی مسئلہ میں اگر صحابی کا قول موجود ہے تو وہ اپنی رائے سے کام نہ لے۔

(6) امت کے اجماع پر مطلع ہو تا کہ خلافِ اجماع کوئی اجتہاد نہ کرے۔

(7) قیاس کی تمام تر انواع کا مکمل علم رکھتا ہو[29]۔[30]

احکامِ شرع کی اقسام

احکامِ شرعیہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) کتاب اللہ، سنت رسول اور اجماعِ امت سے جن کا ثبوت اور دلالت قطعی ہے یا ان کا ضروریاتِ دین سے ہونا معلوم ہے۔ جیسا کہ اعتقادیات، حدودِ شرعیہ، فضائل، کفارات اور مسائلِ وراثت وغیرہ۔ ان مسائل میں باتفاقِ علماء اجتہاد کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

(۲) جو احکام پہلی قسم کے علاوہ ہیں بایں طور کہ وہ قطعی الثبوت وظنی الدلالت،[31] ظنی الثبوت و قطعی الدلالت، ظنی الثبوت و ظنی الدلالت ہیں یا وہ نو پیش آمدہ مسائل جن میں بظاہر کوئی نص وارد نہیں ہوئی۔ یہ مسائل ہی دراصل مجتہدین کا میدان ہیں۔

یہاں ایک تیسری صورت ذکر کرنا بھی ضروری ہے:

(۳) مجتہد نصوص کے فہم، ان کے انطباق، اطلاق و تقیید میں غور وفکر، نصوص کے حکم کی علت و مقاصدِ شریعہ (استحسان، استصلاح، عرف، مصالح مرسلہ، سدِ ذرائع) اور وجوہاتِ فقہیہ کا مطالعہ کرنا اور ان سے مزید جدید مسائل اخذ کرنا۔[32]

اجتماعی اجتہادات کیلئے معاون ادارے

بہت سے نامور عالمی ادارے اجتماعی اجتہاد کے عمل میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں یا اسی مقصد سے قائم کیے گئے ہیں۔ چند کا تعارف یہ ہے:

- مجمع الفقهي الإسلامي الدولي - المملكة العربية السعودية.[33]

یہ ادارہ منظمۃ التعاون الإسلامي (OIC) کی ایک شاخ ہے۔ اس ادارے کے قیام کا مقصد ہی مسلمانوں کے روز مرہ مسائل کے حل کیلئے اجتماعی اجتہادات کرنا ہے، یہ ادارہ تمام تر فقہی مسالک کی آراء کو سامنے رکھ کر دورِ حاضر کی مشکلات کا حل پیش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ایک سے زیادہ فقہی آراء کی روشنی میں باہمی غور وفکر کے ساتھ مصالح امت کے تحفظ کیلئے اجتہادات کیے جاتے ہیں اور تمام تر اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فقہ اسلامی کی نشر واشاعت کیلئے اقدامات کرنا اولین ترجیح ہے۔ مجمع کی پیش کردہ تقریباً 250 قراردادات و تجاویز میں سے چند یہ ہیں:

(1) **قرارداد نمبر4:(2/4)_ قادیانیوں کا مسئلہ:** اس قرارداد میں مجمع نے بالخصوص لاہوری گروپ کی تصریح کے ساتھ قادیانیوں کے تمام گروپ کے عقائد کو خلافِ قرآن وسنت قرار دیتے ہوئے ان کو مرتد اور خارج از اسلام ہونے پر اتفاق کیا۔[34]

(2) **قرارداد نمبر6:(2/6)-ملک بینک کا مسئلہ:** اس قرارداد میں مجمع نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ انسانی دودھ کے بینکوں سے دودھ لے کر پلانے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور دنیائے اسلام میں ایسے بینکوں کا قیام درست نہیں۔[35]

(3) **قرارداد نمبر18:(3/6)_ رؤیت ہلال کا مسئلہ:**

اس قرارداد میں مجمع میں اس بات پہ اتفاق کیا ہے کہ اگرچہ مطلع ابر آلود بھی ہو جب کسی علاقہ میں رؤیت ہلال ثابت ہو گئی تو مسلمانوں پہ لازم ہے کہ اسی رؤیت کے مطابق صوم وافطار(عید الفطر) کریں۔اصل ثبوت تو رؤیت سے ہی ہو گا، تاہم قمری کیلنڈرز کا تعاون حاسل کیا جا سکتا ہے۔[36]

(4) **قرارداد نمبر65:(7/3)_ عقدِ استصناع کا مسئلہ:**

اس قرارداد میں مجمع نے اس بات پہ اتفاق کیا ہے کہ عقدِ استصناع بایں شرائط درست وجائز ہے کہ مستصنع(آرڈر دینے والا)مطلوبہ چیز کی صفت، مقدار اور تمام تر اوصاف بیان کر دے نیز وصولی کی مدت بیان کر دے۔صانع بنائی سے پہلے مکمل یا بعض ثمن کا مطالبہ کر سکتا ہے۔[37]

(5) **قرارداد نمبر72:(8/3)_ بیع عربون کا مسئلہ:**

اس میں مجمع نے اجلاس میں پیش کی گئے طریقہ کے مطابق بیعانہ کے جواز پر اتفاق کیا۔[38]

(6) **قرارداد نمبر137:(15/3)_ اجارہ صکوک کا مسئلہ:**

اس میں مجمع نے اجارہ صکوک کے جواز پر اتفاق کیا اور اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اجلاس میں زیرِ بحث لائے گئے طریقہ عمل کے مطابق اجارہ صکوک ایک درست عمل ہے۔[39]

- **هيئة كبار العلماء السعودية.**[40]

یہ مملکت عربیہ سعودیہ کے متبحر علماء پر مشتمل ایک ادارہ ہے جس کا کام دنیا بھر سے کیے گئے استفسارات وسوالات کے جوابات اسلامی نقطۂ نظر سے پیش کرنا ہے۔اس ادارے کی خدمات حاصل کر کے عالمی سطح پر اجتماعی اجتہاد کا عمل جاری رکھا جا سکتا ہے۔ادارہ مذکورہ نے بھی اپنی تحقیقات کو أبحاث هيئة كبار العلماء السعودية کے نام سے سات جلدوں میں شائع کیا ہے۔ان میں سے چند ابحاث یہ ہیں:

(1) کاغذی کرنسی کا حکم۔[41]

(2) ایک لفظ سے تین طلاق کا حکم۔[42]

(3) ٹریفک حادثات کے سبب مترتب ہونے والے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے احکامات[43]

(4) ڈرامہ یا فلم سیریز وغیرہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تمثیل و تشبیہ کا حکم۔[44]

- **اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء - المملكة العربية السعودية.[45]**

یہ ھیئۃ کبار العلماء السعودیۃ کا ہی ایک ذیلی ادارہ ہے اس کا کام دنیا بھر سے کیے گئے استفسارات وسوالات کے جوابات اسلامی نقطۂ نظر سے پیش کرنا ہے۔اس ادارے کی خدمات حاصل کر کے عالمی سطح پر اجتماعی اجتہاد کا عمل جاری رکھا جاسکتا ہے۔مزید یہ کہ اس ادارہ کی تشکیل میں تمام اسلامی مسالک کو نمائندگی دی گئی ہے۔اس لجنہ نے 23 جلدوں پر محیط متعدد مسائل پر فتاویٰ جاری کئے ہیں جن میں سے اہم مسائل یہ ہیں:

(1) غیر مسلمہ عورت سے مصافحہ کا مسئلہ۔[46]

(2) عورت کے مرد کو دیکھنے کا مسئلہ۔[47]

(3) بھابی کے ساتھ خلوت میں بیٹھنے کا مسئلہ۔[48]

(4) عورت و مرد کے درمیان خط و کتابت کا مسئلہ۔[49]

(5) پاسپوٹ پر عورت کی تصویر کا مسئلہ۔[50]

- **مجمع البحوث الإسلامية - جامعة الأزهر - مصر.[51]**

یہ ازھر شریف مصر کے تحت قائم شدہ 5 مرکزی اداروں(هيئة كبار علماء الأزهر،مجمع البحوث الإسلامية،إدارة الثقافة و البحوث الإسلامية، جامعة الأزهر،معهد الأزهر)میں سے ایک ہے۔یہ ادارہ اسلامی ثقافت کے احیاء،مخالف اسلام شبہات وتعصبات کے رد،اسلامی ورثہ کی تحقیق واشاعت،موعظ حسنہ کے ضوابط کے مطابق تبلیغ دین وغیرہ جیسے اہم کام سرانجام دیتا ہے۔علماءامت کے اجتماعی اجتہادات کے اشاعت وفروغ میں یہ ادارہ بہت مفید خدمات سرانجام دے سکتا ہے۔اس ادارہ کی جانب سے ہرماہ تحقیقی مقالات پر مشتمل جریدہ "مجلۃ الأزھر" شائع کیا جاتا ہے جس میں اہلیانِ علم و تحقیق جدید مسائل پہ اپنی آراء کا اظہار کرتے ہیں۔[52] علاوہ ازیں اس ادارہ کے اراکین کی تحقیقات کو کتب کی صورت میں شائع کیا جاتا ہے ،اب تک اس ادارے کی جانب سے ایسی درجنوں کتب منظرِ عام پہ آچکی ہیں۔جیسے:

(1) دفاع عن السنۃ ورد شبہ المستشرقین والکتاب العاصرین(ڈاکٹر محمد محمد ابوشہبہ)۔

(2) صور استشراقیہ (ڈاکٹر عبد الجلیل شلبی)۔

(3) الدین العالمی و منہج الدعوۃ الیہ (الشیخ عطیہ صقر)۔

(4) مشکلات الفکر المعاصر فی ضوء الاسلام (الشیخ احمد انور سید احمد النجدی)۔
(5) بین البهائیۃ والماسونیۃ نسب (الشیخ محمد ابراہیم عبد اللہ البدری)۔
(6) زوابع فی وجہ السنۃ قدیماً وحدیثاً (صلاح الدین مقبول احمد)

- **هيئة كبار علماء الأزهر - مصر .**[53]

یہ بھی ازھر شریف کے تحت قائم شدہ 5 مرکزی اداروں میں سے ایک ہے۔ جس کا کام دنیا بھر سے کیے گئے استفسارات کے جوابات پیش کرنا ہے۔ اس ادارے کی خدمات حاصل کر کے عالمی سطح پر اجتماعی اجتہاد کا عمل جاری رکھا جاسکتا ہے۔ یہ ادارہ اپنے اراکین کی تحقیقات کو کتب کی صورت میں شائع کرتا ہے، اب تک اس ادارے کی جانب سے ایسی تقریباً 50 کتب منظرِ عام پہ آچکی ہیں۔ جن میں یہ سرفہرست ہیں:

(1) الفقه الاسلامی مرونته وتطوره(جادالحق علی جاد)۔
(2) طرق وآفاق استثمار الاموال(ڈاکٹرنصرفریدواصل)۔
(3) التوثيق فى المعاملات"الكتابة"بين الشريعة والقانون(محمدعبداللطيف السبكى)۔
(4) دور المصريين فى انشاءالبحريةالاسلامية(ڈاکٹرعبدالساق محمدعبداللطيف)۔
(5) اثرالدرس اللغوى فى فهم النص الشرعى(ڈاکٹرمحمدمختارمحمدالمهدى)۔
(6) الادلة المادية على وجود الله(محمد متولى الشقراوى)۔
(7) احكام الاحتكار فى الشريعة الاسلامية(ڈاکٹر عباس شومان)۔
(8) التعايش(لجنةہيئة كبارالعلماء)۔
(9) رؤية اسلامية فى قضايا العصر(محمد عبدالفضيل القوسى)۔
(10) مقاصد الشريعة الاسلامية وضرورات التجديد(ڈاکٹرمحمودحمدى زقزوق)۔
(11) رسالة فى السماع(الشيخ محمد يوسف الدجوى)۔
(12) حاجة العصر الى حياةٍروحية(ڈاکٹرعبدالفتاح البركه)۔

- **هيئة المحاسبة والمراجعات للمؤسسات المالية الإسلامية(AAOIFI) -البحرين.**[54]

یہ بحرین میں قائم ایک ادارہ (اکاؤنٹنگ اینڈ آڈٹنگ آرگنائزیشن برائے اسلامی مالیاتی ادارے) ہے، جس کا مقصد دنیا بھر میں کیے جانے والے مالی معاملات کو اسلامی اصولوں پر جاری کرنے کیلئے تمام فقہی مسالک کے علماء کی آراء کی روشنی میں اجتہادات کرنا اوران پر عمل درآمد کروانا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ ادارہ اب کم و بیش 100 معیاراتِ شرعی بھی جاری کر چکا ہے۔ پوری دنیا میں موجود اسلامی بینک اور اسلامی مالیاتی ادارے ان معیارات و قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔ پاکستان میں بینک دولت پاکستان (SBP) بھی پاکستانی بینکوں میں ان معیارت کا تدریجاً اطلاق کر رہا ہے۔ کرنسی کی تجارت،[55] ڈیبٹ کارڈ اور کریڈٹ کارڈ،[56] ضمانت،[57] بنکاری میں اسلامائزیشن،[58] حوالہ،[59] مرابحہ،[60] اجارہ

اور اجارہ منتہیہ بالتملیک،[61] سلم اور متوازی سلم،[62] استصناع اور متوازی استصناع،[63] شرکت،[64] مضاربہ،[65] جعالہ،[66] تجارتی دستاویزات،[67] صکوک[68] اوراسلامی انشورنس[69] وغیرہ اہم معیاراتِ شرعی ہیں جن کو اس ادارہ نے قانونی زبان میں قانونی طرز پر تشکیل دیا ہے۔

- **اسلامی فقہ اکیڈمی، انڈیا۔**[70]

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) ایک معروف تحقیقی و علمی ادارہ ہے، جس کا مقصد قیام عصر حاضر میں پیش آمدہ نئے مسائل کو علماء اور ماہرین کے اجتماعی غور و فکر کے ذریعہ حل کرنا ہے۔ یہ ادارہ اب تک متعدد موضوعات مثلاً، اصولیات، عبادات، سماجیات، معاشیات، طبیعات اور جدید ذرائع ابلاغ سے متعلق مسائل کو حل کرکے امت کی شرعی و دینی رہنمائی کرتا ہے، اوراب تک تقریباً 130 موضوعات کو زیر بحث لاتے ہوئے 5000 کے قریب مقالات میں 750 تجاویز پیش کر چکا ہے۔ اس اکیڈمی کا اس حوالہ سے قابل ستائش کام موجود ہے۔ چند ایک امثلہ یہ ہیں:

(1) **مہر کا شرعی حکم:** اس اجلاس میں یہ طے کیا گیا کہ مہر کی سونے اور چاندی کی صورت میں تعیین عمل میں لائی جائے تاکہ عورتوں کا حق محفوظ رہے اور سکوں کی قیمتِ خرید میں اتار چڑھاؤ کی وجہ سے ان کو نقصان نہ ہو۔[71]

(2) **عقدِ نکاح میں شرط لگانے کی فقہی حیثیت:** اس اجلاس میں یہ طے کیا گیا ہے کہ نکاح میں لگائی گئی ایسی تمام شرائط جو نکاح سے واجب ہونے والی ذمہ داریوں اور حقوق کو موکد کرتی ہوں یا شریعت میں نہ وہ واجب ہوں اور نہ ممنوع ہوں تو وہ نکاح میں معتبر ہوں گی اور ایسی شرط پوری کرنا واجب ہے، جبکہ جو شرط عقدِ نکاح کے تقاضوں کے خلاف ہو ان کا کوئی اعتبار نہ ہو گا۔[72]

(3) **لڑکی سے اجازت کے بغیر شادی:** اس اجلاس میں اس بات پہ اتفاق کیا گیا کہ شریعت نے لڑکی اور لڑکے کو بلوغت کے بعد اپنی ذات سے متعلق تصرف کا اختیار دیا ہے۔ اولیاء ان کی رضامندی کے بغیر ان کا نکاح نہیں کر سکتے اور نکاح کیلئے ان کو راضی کرنا ضروری ہے۔ محض اپنی رائے اور حکم مسلط کرنے کیلئے دھمکیاں دینا ایک شرم ناک عمل ہے جس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ البتہ لڑکے اور لڑکی کو بھی چاہئے کہ اولیاء کے منتخب کردہ رشتے کو ترجیح دیں۔ اگر عدالت میں یہ بات ثابت ہو جائے کہ نکاح جبراً کروایا گیا اور شوہر طلاق دینے پہ آمادہ نہ ہو جبکہ بیوی طلاق کا مطالبہ کرے تو اس صورت میں عدالت کے فسخ کرنے سے نکاح فسخ ہو جائے گا۔[73]

- **مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور۔**[74]

جامعہ اشرفیہ مبارک پور انڈیا کے مشہور زمانہ مفتی محمد نظام الدین مصباحی رضوی برکاتی کی نظامت میں یہ مجلسِ شرعی قائم ہے۔ جو امتِ مسلمہ کو درپیش مسائل کے حل کیلئے باہمی مشاورت اور علماء وفقہاء کی آراء کے روشنی

میں فیصلے کرتی ہے۔بلاشبہ اس مجلس کا کام قابلِ تعرف ہے۔اس مجلس کے منظور شدہ فیصلے اب تک تین جلدوں میں بنام "مجلسِ شرعی کے فیصلے "فتاویٰ جات کی صورت میں پاک وہند میں شائع ہو چکے ہیں۔

(1) سیٹلائٹ (مصنوعی سیارے) سے رؤیتِ ہلال کا حکم۔[75]

(2) قضاۃ اور ان کے حدود ولایت۔[76]

(3) مسائلِ حج۔[77]

(4) دنیا کی حکومتیں اور ان کی شرعی حیثیت۔[78]

(5) آنکھ اور کان میں دواڈالنا مفسدِ صوم ہ یا نہیں؟۔[79]

(6) تقلیدِ غیر، کب جائز اور کب ناجائز؟۔[80]

(7) میوچول فنڈ کے ذریعہ کمپنیوں میں کاروبار۔[81]

(8) پرافٹ پلس کا حکم۔[82]

(9) طویل المیعاد قرض پر زکوٰۃ کا حکم۔[83]

(10) درآمد، برآمد کا گوشت۔[84]

(11) جدید مسعیٰ میں سعی کا حکم۔[85]

(12) مساجد کی آمدنی سے اے سی وغیرہ کا انتظام۔[86]

(13) مجوزہ فلیٹوں کی سلسلہ وار بیع۔[87]

(14) غیر رسم عثمانی میں قرآنِ حکیم کی طباعت۔[88]

(15) طویلے کے جانور اور دودھ پر زکوٰۃ۔[89]

- **اسلامی نظریاتی کونسل، پاکستان۔[90]**

اسلامی نظریاتی کونسل حکومتِ پاکستان کا قائم کردہ ادارہ ہے جو فقہی احکام اور اصولوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) اور صوبائی اسمبلیوں کو سفارشات بھیجتا ہے تاکہ مسلمانوں کی زندگیوں کو اسلامی تصورات کے مطابق ڈھالا جائے۔اس کونسل نے مروجہ قوانین کا شرعی نقطہ ٔنظر سے جائزہ لے کر سفارشات پیش کی ہیں۔حکومتِ پاکستان نے اس کی تجاویز وترامیم کے معاملہ میں تساہل برتا ہے۔اگر اس کونسل کے اراکین کو سیاسی مقاصد سے بالاتر ہو کر خالصتاً اصلاح امت کیلئے منتخب کیا جائے تو ان کی علمی استعداد اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اجتہاد جیسے دائمی ضروری عمل کو بطریق احسن انجام دیا جاسکتا ہے۔اس کونسل کی پیش کردہ متعدد عنوانات پر تجاویز وسفارشات میں سے چند یہ ہیں:

(1) پاکستان میں فرقہ وارانہ فسادات کی وجوہ عمیق کا مطالعہ اور اس فرقہ واریت کو ختم کرنے کیلئے تجاویز۔[91]

(2) ایسے قوانین بلوچستان جن میں کونسل نے قرآن وسنت کے منافی ہونے کی بناء پر بعض ترامیم تجویز کی ہیں۔[92]

(3) ایسے قوانین صوبہ سرحد جن میں کونسل نے قرآن وسنت کے منافی ہونے کی بناء پر بعض ترامیم تجویز کی ہیں۔[93]

(4) ایسے قوانین پنجاب جن میں کونسل نے قرآن وسنت کے منافی ہونے کی بناء پر بعض ترامیم تجویز کی ہیں۔[94]

(5) ایسے قوانین سندھ جن میں کونسل نے قرآن وسنت کے منافی ہونے کی بناء پر بعض ترامیم تجویز کی ہیں۔[95]

(6) ایسے قوانین جو تقسیم پاک وہند سے قبل وضع کئے گئے تھے اور ان کا اطلاق تمام مذہبی جماعتوں پر ہوتا تھا، اصولاً ان کا اطلاق مسلمانوں پر نہیں ہونا چاہئے۔[96]

(7) ازدواجی تنازعات کے عدم حل کی صورت میں خاوند کی طرف سے طلاقِ بدعی کو قابلِ تعزیر قرار دیا جائے۔[97]

- **اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان۔**[98]

یہ پاکستان کے مختلف مسالک کے قائم شدہ مدارس عربیہ کے منظور شدہ بورڈز کی ایک متحدہ تنظیم ہے، جس میں تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان، وفاق المدارس العربیہ پاکستان، وفاق المدارس السلفیہ پاکستان، وفاق المدارس شیعہ پاکستان، رابطۃ المدارس الاسلامیۃ پاکستان وغیرہ شامل ہیں۔ تمام مسالک کے نمائندہ علماء اس تنظیم کا حصہ ہیں جو امت مسلمہ کے بڑھتے ہوئے مسائل کے حل کیلئے مل کر خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔

- **شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔**[99]

یہ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کا ایک ادارہ ہے۔ شریعہ اکیڈمی دنیا بھر سے تمام مذاہبِ فقہ کے فقہاء اور اہل علم حضرات کے دروس اور لیکچرز کے ذریعے طلبہ علم دین کو مسائلِ فقہ پر آگاہی کورسز کرواتی ہے۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کو درپیش مسائل کے حل کیلئے ان متبحر فقہاء سے اجتماعی اجتہادی خدمات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

- **دعوہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔**[100]

یہ بھی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کا ہی ایک ادارہ ہے۔ دعوہ اکیڈمی تبلیغ دین اور تفہیم قرآن وسنّت کیلئے مبلغین اور واعظین کی تربیت کا کام کرتی ہے۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کو درپیش مسائل کے حل کیلئے یہ اکیڈمی لوگوں کو دینی تعلیم فراہم کر سکتی ہے نیز علماء کے اجتماعی اجتہادی سے متخرج احکام شرعیہ کا علم لوگوں تک پہنچا سکتی ہے۔

آخر الذکر تینوں ادارے بطورِ تجویز ذکر کئے گئے ہیں۔یہ ادارے اجتماعی اجتہاد میں معاون و مدد گار ثابت ہوسکتے ہیں۔اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی مدد سے امتِ مسلمہ کے مسائل کے حل کیلئے ضروری امر اجتماعی اجتہاد کیلئے تمام مسالک کے علماء حضرات کی خدمات جلیلہ حاِل کی جاسکتی ہیں۔شریعہ اکیڈمی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آبادیوں بھی دنیا بھر سے علم فقہ واصولیات و قانون کے ماہر علماء،ڈاکٹر اور پروفیسر حضرات کی خدمات حاصل کر کے مختلف فقہ و قانون آگاہی کورسز کا انعقاد کرتی ہے،اگر اجتماعی اجتہاد کے سلسلہ میں یہ اکیڈمی ان حضرات سے پیشہ وارانہ خدمات حاصل کرے تو یہ ایک قابلِ تحسین امر ہے۔دعوہ اکیڈمی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کا قیام دراصل امتِ مسلمہ میں دین کی تعلیمات اور قرآن وسنت کے احکامات کی تبلیغ وترویج کیلئے کیا گیا،یہ اکیڈمی اپنی پیشہ وارانہ خدمات کو بروائے کار لاتے ہوئے امتِ مسلمہ کے مسائل کو جان سکتی ہے،علماء کے سامنے رکھ سکتی ہے اوراجتماعی اجتہاد سے حاصل ہونے والے حکم شرعی کے حوالے سے لوگوں کو آگاہی دے سکتی ہے،وگرنہ اجتہادواستخراجِ مسائل اس اکیڈمی کے بنیادی اہداف میں نہیں ہے۔

قابلِ اجتہاد مسائل

مسائلِ نکاح:

- آن لائن نکاح کے احکام۔
- عدالتی نکاح کے احکام۔
- عدالتی خلع کی شرعی حیثیت۔
- نکاح میں ولی کے اختیارات۔
- موجودہ دور میں کفو کے مسائل۔

مالی ومعاشی مسائل:

- شیئرز کی شرعی حیثیت۔
- غیر سودی اسلامی بینکاری کی شرعی حیثیت۔
- کاغذی کرنسی کی شرعی حیثیت۔
- کمرشل انٹرسٹ کی شرعی حیثیت۔
- ورچوئل کرنسی کی شرعی حیثیت۔
- انشورنس کی شرعی حیثیت۔
- کریڈٹ کارڈ کی شرعی حیثیت۔
- جدید اقسامِ زر سے ادائیگیٔ زکوٰۃ کی شرعی حیثیت۔
- بیع الحقوق کی شرعی حیثیت۔
- حصولِ قرض کیلئے ضرورت وحاجت کا تعین۔
- اجارہ کے جدید احکام اور شرعی حیثیت۔
- مرابحہ کے احکام اور شرعی حیثیت۔
- مشارکہ کے احکام اور شرعی حیثیت۔
- آن لائن خرید وفروخت کے احکام۔

طبی مسائل:

- مدرز ملک بینکس کی شرعی حیثیت۔
- بلڈ بینکس کی شرعی حیثیت۔

اعضاء کی پیوند کاری، احکام اور شرعی حیثیت۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی شرعی حیثیت۔

کلوننگ کی شرعی حیثیت۔ ڈی این اے کی شرعی حیثیت۔

الٹرا ساؤنڈ کی شرعی حیثیت۔ مشینی ذبیحہ کے احکام اور اسکی شرعی حیثیت۔

خواتین کے مسائل:

خواتین کی شہادت۔ خواتین کی دیت کی مقدار۔

جدید ذرائع سفر میں محرم کے احکامات اور شرعی حیثیت۔ جہیز کے مسائل۔

غیر شادی شدہ خواتین کی بڑھتی ہوئی شرح اور سدباب۔ عورت کے حجاب کے مسائل اور حجاب کی حدود۔

حکومتی وسیاسی مسائل:

عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی اور ضرورت وحاجت کا تعین۔ آبادی کے مسائل۔

جمہوریت اور اسلامی احکام۔ ہنگامی صورتحال میں حکومت کی ذمہ داریاں۔

تصورِ دار (دارالکفر، دارالحرب اور دارالاسلام)۔ غیر مسلم ممالک میں مسلم اقلیتوں کے مسائل۔

مسلم ممالک میں غیر مسلم اقلیتوں کے مسائل۔ مسلم وغیر مسلم کے مابین معاملات وتعلقات۔

غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت۔ ووٹ کی شرعی حیثیت۔

خلافت وامارت سے متعلقہ مسائل۔ ماحولیاتی تبدیلی کے مضر اثرات اور سدباب۔

فرقہ واریت کا خاتمہ اور جاہلانہ رسومات کے خلاف آگاہی۔

اجتماعی اجتہاد کی ایک عصری مثال

فرقہ واریت کا خاتمہ اور جاہلانہ رسومات کے خلاف آگاہی کے سلسلہ میں علماء کرام کی جانب سے بہت ہی قابلِ قدر کوششیں کی گئی ہیں۔ جیسا کہ یہ اعتراض ہر شخص سے سننے کو ملتا ہے کہ ہر مسلک کا ترجمہ قرآن مختلف ہے۔ ہم اگر قرآن کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا چاہیں تو کس کا ترجمہ پڑھیں؟ اس بارے میں عرض ہے کہ اتحادِ تنظیمات مدارس پاکستان، دی علم فاؤنڈیشن کراچی اور وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان کے نمائندگان کی موجودگی میں اجتماعی اجتہاد کے نہج پر چلتے ہوئے سکولوں میں تعلیم کیلئے ایک متفقہ ترجمۂ قرآن بنام مطالعۂ قرآن حکیم تیار کیا گیا ہے لیکن نہ جانے حکومت پاکستان کس سبب سے اس ترجمہ کو شامل نصاب کرنے سے تساہل برت رہی ہے۔ اجتہاد کے خلاف قول کرنے والوں کی باتوں سے اتنا فرق نہیں پڑتا جتنا فرق اربابِ اقتدار کے علماءِ کرام کی محنتِ شاقہ کو اپنے مذموم مقاصد کیلئے پسِ پشت ڈال دینے سے ہوتا ہے، نتیجتاً علماء بھی اس عمل سے امیدیں وابستہ کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور اجتہاد کا عمل رک جاتا ہے، الغرض اس ترجمہ کی تیاری میں تمام مسالک سے ذیل میں مذکور مقتدر علماء کرام شریک تھے۔

(1) **علامہ سید ارشد سعید کاظمی**(سینئر نائب صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان و شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان)۔

(2) **مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل**(نمائندہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، جامعہ صدیقیہ کراچی)۔

(3) **مولانا نجیب اللہ طارق**(نمائندہ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان، جامعہ سلفیہ فیصل آباد)۔

(4) **علامہ شیخ محمد شفا نجفی**(نمائندہ وفاق المدارس شیعہ پاکستان، جامعہ امام جعفر صادق اسلام آباد)۔

(5) **مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمان**(ناظم اعلیٰ رابطۃ المدارس الاسلامیۃ پاکستان، جامعہ امام جعفر صادق اسلام آباد)۔

(6) **مولانا غلام محمد سیالوی**(چیئر مین قرآن بورڈ پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف قرآن اینڈ سیرت اسٹڈیز لاہور)۔

(7) **ڈاکٹر داؤشاہ**(ڈائریکٹر جنرل اکیڈمی آف ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ منیجمنٹ وفاقی وزارتِ تعلیم اسلام آباد)۔

(8) شجاع الدین شیخ(پروگرامز ڈائریکٹر دی علم فاؤنڈیشن کراچی پاکستان)۔

خلاصہ کلام

مسلم دنیا آج بہت سے پیچیدہ مسائل کا سامنا کر رہی ہے، جن میں سیاسی عدم استحکام، معاشی بدحالی، سماجی ناانصافی، اور اخلاقی انحطاط و دیگر شامل ہیں، جن سے بطریق احسن نمٹنے کیلئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔ اجتہاد قرآن و سنت سے احکامات کے استنباط کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو علماء کو نہ صرف معاصر مسائل کا مقابلہ کرنے کے لیے راہنمائی فراہم کرتا ہے بلکہ اس کی مدد سے علماء کرام قرآن و سنت کی تعلیمات کو جدید دنیا کے تناظر میں بھی پیش کر سکتے ہیں۔ معاصر تقاضوں کے پیش نظر اجتہاد کی عصری تشکیل کے حوالہ سے امت میں دو آراء پائی جاتی ہیں۔ ایک گروہ اجتہاد کا حامی ہے وہ امت مسلمہ کو درپیش مسائل کا حل معاصر تقاضوں کے مطابق پیش کرنے کیلئے اجتہاد کی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں اور ان کے نزدیک اجتہاد ہر مسلمان کا حق ہے جبکہ دوسری طرف اہم تحفظات کے پیش نظر کہا جاتا ہے کہ اجتہاد صرف ان لوگوں کے لیے جائز ہے جو اجتہاد کے اہل ہیں اور عام مسلمانوں کو علماء کی پیروی کرنی چاہیے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ:

- اجتہاد ایک ضروری عمل ہے جسے مسلم دنیا میں فروغ دینے کی ضرورت ہے۔
- اجتہاد کے ذریعے ہی مسلم دنیا کے سیاسی عدم استحکام، معاشی بدحالی، سماجی ناانصافی، اور اخلاقی انحطاط کا حل نکالا جا سکتا ہے۔
- اجتہاد مسلم دنیا میں اتحاد و اتفاق کا ذریعہ بن سکتا ہے۔
- اجتہاد فرقہ واریت، انتشار اور تشتّت وافتراق کے خاتمہ میں مفید ثابت ہو سکتا ہے۔
- علماء کے اجتہادات سے مسلمان نئے نئے چیلنجز کا سامنا کر سکتے ہیں۔

نیز بہت سے نامور عالمی ادارے ہیں جو اجتہاد کے سلسلہ میں اپنی مقدور بھر کوشش سر انجام دے سکتے ہیں یا اسی مقصد سے قائم کیے گئے ہیں:

- مجمع الفقهي الإسلامي الدولي - المملكة العربية السعودية.
- هيئة كبار العلماء السعودية.
- اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء - المملكة العربية السعودية.
- مجمع البحوث الإسلامية - جامعة الأزهر - مصر.
- هيئة كبار علماء الأزهر - مصر.
- هيئة المحاسبة والمراجعات للمؤسسات المالية الإسلامية(AAOIFI) - البحرين.
- اسلامی فقہ اکیڈمی، انڈیا۔
- مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور۔
- اسلامی نظریاتی کونسل، پاکستان۔
- اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان۔
- شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔
- دعوہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔

مصادر ومراجع

[1] محمد رواس قلعجي وحامد صادق قنيبی، معجم لغۃ الفقہاء، جلد:1، صفحہ:168،دار النفائس للطباعۃ والنشر والتوزیع، الطبعۃ الثانیۃ،1408ھ

[2] ڈاکٹر احمد مختار عمر،معجم الصواب اللغوی دلیل المثقف العربی،عالم الکتب،قاہرہ،جلد:1، صفحہ:301، الطبعۃ الاولی، 1429ھ

[3] حوالہ سابق۔

[4] ابوعبداللہ البعلی، محمد بن ابی الفتح بن ابی الفضل(متوفّی:709ھ)، المطلع علی الفاظ المقنع، مکتبۃ السوادی للتوزیع،صفحہ:247، الطبعۃ الاولی1423ھ.

[5] معجم الصواب اللغوی دلیل المثقف العربی،جلد:1، صفحہ:301-

[6] مرجع سابق،صفحہ:13.

[7] ابن اثیر جزری، ابوالسعادات المبارک بن محمد بن محمد شیبانی(متوفّی:606ھ)،النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر، جلد:1، صفحہ:320، المکتبۃ العلمیۃ بیروت، 1399ھ

[8] معجم الصواب اللغوی دلیل المثقف العربی،جلد:1، صفحہ:98-

[9] حموی،ابوالعباس احمد بن محمد بن علی(متوفّی:770ھ)،المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر، جلد:1،صفحہ:112، المکتبۃ العلمیہ بیروت لبنان،س-ن۔

[10] قاضی عیاض،ابوالفضل عیاض بن موسی بن عیاض السبتی(متوفّی:544ھ)،مشارق الانوار علی صحاح الآثار، جلد:1، صفحہ:161، المکتبۃ العتیقۃ ودار التراث۔

[11] مرجع سابق۔

12 فراہیدی،ابوعبدالرحمٰن کلیل بن احمد(متوفّی:170ھ)،کتاب العین، جلد:3، صفحہ:385،دار ومکتبۃ الہلال،س-ن۔
13 صحیح البخاری،کتاب القدر،باب من تعوذ باللہ من درک الشقاء وسوء القضاء:6626۔
14 صحیح ابن خزیمہ،کتاب الزکاۃ،جماع ابواب صدقۃ التطوع،باب ذکر الدلیل علی ان النبیﷺانما فضل صدقۃ المقل اِذا کان فضلا عمن یعول:412۔
15 جرجانی،علی بن محمد بن علی شریف جرجانی(متوفّی:816ھ)،کتاب التعریفات،صفحہ:10،دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان،س-ن۔
16 سمعانی،ابو المظفر منصور بن محمد بن عبد الجبار ابن احمد المروزی(متوفّی:489ھ)،قواطع الادلۃ فی الاصول،جلد:2، صفحہ:307،دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، الطبعۃ الاولی، 1418ھ
17 کتاب التعریفات،صفحہ:10۔
18 ابن قیم الجوزی،شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد (متوفّی:751ھ)،الروح فی الکلام علی ارواح الاموات والاحیاء بالدلائل من الکتاب والسنۃ،صفحہ:257، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان،س-ن۔
19 دروس تفسیر شیخ احمد حطیبہ۔
20 القرآن،الحشر2:59۔
21 کاظمی،علامہ سید احمد سعید(متوفّی:1406ھ)، ترجمۃ القرآن البیان،صفحہ:874،ضیاءالقرآن پبلی کیشنز،لاہورجون،2012ء۔
22 القرآن،سورۃ البقرۃ1:233۔
23 ترجمۃ القرآن البیان،صفحہ:60۔
24 صحیح البخاری،کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ،باب اجر الحاکم اذا اجتھد فاصاب او اخطأ:7352۔
25 سنن النسائی،کتاب آداب القضاۃ،باب الحکم باتفاق اہل العلم:3514۔
26 جامع الترمذی،ابواب الاحکام عن رسول اللہﷺ،باب ما جاء فی القاضی کیف یقضی:1327۔
27 مسند احمد بن حنبل،مسند الانصار رضی اللہ عنہم،حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ:22527۔
28 صحیح البخاری،کتاب المغازی،باب مرجع النبیﷺ من الاحزاب:4119۔
29 قیاس کی تمام اقسام پر دسترس صرف مجتہدِ مطلق کیلئے ضروری ہے۔اگرمفتی مقلد ہو تو اس کیلئے صرف اپنے امام کے قواعد کی معرفت ضروری ہے۔
30 غمراوی،علامہ محمد زہری(متوفّی:بعد1337ھ)،السراج الوھاج علی متن المنہاج،صفحہ:588، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر بیروت لبنان،س-ن،قواطع الادلۃ فی الاصول،جلد:2، صفحہ:303۔
31 یہاں ظنی سے مراد یہ ہے کہ اس کے ثبوت یا دلالت میں ائمہ کے مابین اختلاف ہو۔
32 بکر بن عبداللہ ابو زید بن محمد(متوفّی:1429ھ)،المدخل المفصل لمذھب الإ مام احمد وتخریجات الأصحاب، جلد:1، صفحہ:32،دار العاصمۃ،مطبوعات مجمع الفقہ الاسلامی جدۃ، الطبعۃ الاولی ، 1417ھ

33 ویب سائٹ کا لنک یہ ہے:https://iifa-aifi.org۔
34 قرارات وتوصیات مجمع الفقہ الاسلامی الدولی،1406ھ تا 1441ھ،صفحہ:43،چوتھا ایڈیشن،1442ھ
35 مصدرسابق،صفحہ:48۔
36 مصدرسابق،صفحہ:74۔
37 مصدرسابق،صفحہ:207۔
38 مصدرسابق،صفحہ:229۔
39 مصدرسابق،صفحہ:442۔
40 ویب سائٹ کا لنک یہ ہے:https://www.alifta.gov.sa۔
41 ابحاث ھیئۃ کبار العلماء السعودیۃ،جلد:1،صفحہ:51،مکتبۃ الملک

فہدالوطنیہ،ریاض،سعودیہ،1434ھ
42 مرجع سابق،جلد:1،صفحہ:297-
43 مرجع سابق،جلد:4،صفحہ:467-
44 مرجع سابق،جلد:3،صفحہ:291-
45 ویب سائٹ کا لنک یہ ہے:https://www.alifta.gov.sa-
46 فتاویٰ الجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والإفتاء،جلد:17حجاب المرأۃ ولباسها،صفحہ:32،مکتبۃ الملک فہدا لوطنیہ، ریاض، سعودیہ، 1421 ھ
47 مرجع سابق،جلد:17حجاب المرأۃ ولباسها،صفحہ:23-
48 مرجع سابق،جلد:17حجاب المرأۃ ولباسها،صفحہ:45-
49 مرجع سابق،جلد:17حجاب المرأۃ ولباسها،صفحہ:67-
50 مرجع سابق،جلد:17حجاب المرأۃ ولباسها،صفحہ:169-
51 ویب سائٹ کا لنک یہ ہے:https://www.azhar.eg/magma-
52 مجلۃ الأزھر کی ویب سائٹ کا لنک یہ ہے:https://www.azhar.eg/magazine-
53 ویب سائٹ کا لنک یہ ہے: http://www.azhar.eg/scholars-
54 ویب سائٹ کا لنک یہ ہے:http://www.aaoifi.com -
55 المعاییر الشرعیہ لھیئۃ المحاسبۃ والمراجعات للمؤسسات المالیہ الاسلامیہ1439ھ،صفحہ:51،مکتبۃ الملک فہدالوطنیہ،جدہ، سعودیہ، 1439 ھ
56 مصدرسابق،صفحہ:73-
57 مصدرسابق،صفحہ:125-
58 مصدرسابق،صفحہ:151-
59 مصدرسابق،صفحہ:175-
60 مصدرسابق،صفحہ:199-
61 مصدرسابق،صفحہ:237-
62 مصدرسابق،صفحہ:271-
63 مصدرسابق،صفحہ:293-
64 مصدرسابق،صفحہ:321-
65 مصدرسابق،صفحہ:365-
66 مصدرسابق،صفحہ:421-
67 مصدرسابق،صفحہ:439-
68 مصدرسابق،صفحہ:463-
69 مصدرسابق،صفحہ:681-
70 ویب سائٹ کا لنک یہ ہے:http://www.ifa-india.org/ur-
71 دوسرا فقہی سیمینار:منعقدہ8تا11جمادی الاولیٰ1410ھ مطابق8تا11 دسمبر1989ءجامعہ ہمدرد،نئی دہلی-
72 آٹھواں فقہی سیمینار:منعقدہ27تا29جمادی الاولیٰ1416ھ مطابق22تا24اکتوبر1995ء،علی گڑھ مسلم یونیورسٹی،علی گڑھ
73 تیرہواں فقہی سیمینار:منعقدہ18تا21محرم الحرام1422ھ مطابق13تا16اپریل2001ءجامعہ سیداحمد شہید،کٹولی،لکھنؤ-
74 ویب سائٹ کا لنک یہ ہے:https://aljamiatulashrafia.in/darul-ifta.php-
75 بارہواں فقہی سیمینار:منعقدہ24،23رجب المرجب1426ھ مطابق30،31اگست2005ء،امام احمد رضالائبریری،جامعہ اشرفیہ،مبارک پور-
76 ایضاً-
77 تیرہواں فقہی سیمینار:منعقدہ20تا22صفر المظفر1427ھ مطابق21تا23مارچ2006ء،امام احمد رضالائبریری،جامعہ اشرفیہ،مبارک پور-

78 ایضاً۔
79 ایضاً۔
80 ایضاً۔
81 سولہواں فقہی سیمینار:منعقدہ18تا20صفر المظفر1430ھ مطابق14تا16فروری2009ء،جامعہ اشرفیہ،مبارک پور۔
82 ایضاً۔
83 ایضاً۔
84 ایضاً۔
85 ایضاً۔
86 سترہواں فقہی سیمینار:منعقدہ14تا17صفر المظفر1431ھ مطابق30جنوری تا2فروری2010ء،دارالعلوم نوری، اندور،ایم پی۔
87 ایضاً۔
88 ایضاً۔
89 ایضاً۔
90 ویب سائٹ کا لنک یہ ہے: https://cii.gov.pk۔
91 اشاریہ سالانہ اور موضوعاتی رپورٹیں اسلامی نظریاتی کونسل (1962ءتا2013ء)،صفحہ:61(عنوان:فرقہ واریت اور نسل پرستی،1984ء،صفحہ:103)۔
92 مرجع سابق،صفحہ:63(عنوان:قانون عمومی،1998ء،صفحہ:119تا166)۔
93 مرجع سابق،صفحہ:64(عنوان:قانون عمومی،1998ء،صفحہ:167تا207)۔
94 مرجع سابق،صفحہ:63(عنوان:قانون عمومی،1998ء،صفحہ:209تا253)۔
95 مرجع سابق،صفحہ:63(عنوان:قانون عمومی،1998ء،صفحہ:255تا278)۔
96 مرجع سابق،صفحہ:64(عنوان:قانون عمومی،1998ء،صفحہ:285)۔
97 مرجع سابق،صفحہ:64(عنوان:قانون ۔عائلی،شخصی،1998ء،صفحہ:291تا922)۔
98 ویب سائٹ نہیں ہے۔
99 ویب سائٹ کا لنک یہ ہے:https://shariahacademy.iiu.edu.pk۔
100 ویب سائٹ کا لنک یہ ہے:https://dawah.iiu.edu.pk۔